روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ ماہ رجب سنہ ۱۳۶۰ھ

جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے متعلق ہر احمدی کا فرض

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی ایک ایسی مبارک تقریب ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی۔ اور اس کے بہت سے فوائد اور برکات بیان فرمائے اور آج ہم اپنے سالہا سال کے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ واقعی یہ تقریب جماعت میں بیداری کی رُوح پھونکنے احباب جماعت کے ایمانوں میں اضافہ کرنے۔ اور باہمی تعلقات کو پختہ اور مضبوط بنانے کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

ایسی مبارک تقریب کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانا اور اس سے فائدہ اٹھانے کا سامان کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور یہ فرض خوش اسلوبی کے ساتھ اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے جبکہ کافی عرصہ قبل منتظمین جلسہ کو ضروری اخراجات کے لئے روپیہ مہیا کر دیا جائے۔ تاکہ وہ آسانی اور سہولت کے ساتھ ضروری سامان دیکھ بھال کر خرید سکیں۔

یہ بات عام حالات میں بھی نہایت ضروری ہے۔ لیکن آج کل تو تباہ کُن اور عالمگیر جنگ نے اس کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ ضروری اشیاء کا روز بروز گراں ہوتے جانا تو الگ رہا۔ یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ عین موقعہ پر خریدنے کا انتظام کرنے سے ان کا ملنا ہی محال نہ ہو جائے۔ یا وہ ایسی ناقص اور ردی مل سکیں۔ کہ کئی لحاظ سے تکلیف۔ اور نقصان کا موجب ہوں۔ انہی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے امسال نظارت بیت المال نے شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کی تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اور احمدی جماعتوں کے عہدہ داروں اور مخلص احباب کو اس کی وصولی کے لئے توجہ دلائی۔ اور وصولی کی اہمیت بتائی جا رہی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت تک یعنی اگست کے پہلے ہفتہ تک کم از کم مطلوبہ رقم . . . ۲۵ کے مقابلہ میں صرف ایک ہزار چار سو روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ حالانکہ ضروریات جلسہ سالانہ خریدنے میں زیادہ سے زیادہ تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اور یہ انتہائی قلیل مہلت ہے۔

یہ تو معلوم ہی ہے۔ کہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ ضرور ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اس کے انتظامات پر جو کچھ خرچ ہوگا۔ وہ جماعت احمدیہ ہی ادا کرنی ہوگی۔ اب اگر وقت پر ضروری رقم مہیا نہ کی گئی۔ اور اس وجہ سے ضروریات نہ خرید کی جا سکیں۔ تو پھر تنگ وقت میں خریدنے کے باعث لازمی طور پر بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اور اس طرح جتنا بوجھ بڑھے گا۔ وہ جماعت پر ہی پڑے گا اور اسے اٹھانا ہوگا۔ کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ وقت پر روپیہ مہیا کر دیا جائے۔ تاکہ نہ تو زیادہ بوجھ اٹھانا پڑے۔ نہ ضروریات کے خریدنے میں مشکلات پیش آئیں۔ اور نہ اشیاء کے ناقص ملنے کا خطرہ رہے۔ یقیناً یہ صورت ہر لحاظ سے بہترین ہے۔

پس تمام احمدی احباب کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اور کارکن اصحاب کو چاہیئے۔ کہ وصولی کا بہترین انتظام کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ چندہ جلسہ سالانہ ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے مقرر ہے۔ یعنی سو روپیہ ماہوار آمدنی رکھنے والا پندرہ روپے جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے دے۔ اس سے زیادہ آمدنی والا اسی نسبت سے زیادہ۔ اور کم آمدنی رکھنے والا کم دے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ بہت معمولی رقم ہے۔ اور پھر اس میں اس طرح اور بھی آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔ کہ جو احباب یکمشت ساری رقم نہ دے سکیں۔ وہ اقساط میں ادا کر سکتے ہیں۔ بہرحال چندہ جلسہ سالانہ نومبر سے پہلے پہلے ضرور ادا کر دینا چاہیئے۔ اور اس طرح اس مقدس تقریب کو شاندار اور کامیاب بنانے کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا۔ اور جو برکات اور انوار سے پُر ہے۔

اس بارے میں عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ خاص توجہ اور کوشش سے کام لیں۔ انہیں اپنی جماعت کے عہدیدار ہونے کا جو شرف حاصل ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود خدمت دین میں دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہوں۔ بلکہ دوسروں کو خدمات دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کریں۔ اور نہایت دلنشین پیرایہ میں ان کے مخلصانہ جذبات سے اپیل کریں۔ انشاء اللہ حتے الامکان کوئی مخلص احمدی چندہ جلسہ سالانہ میں شرکت سے محروم رہنا پسند نہ کرے گا۔

المنبر مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ظہور ۱۳۲۰ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ۔ ثم الحمد للہ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے ناظر اعلیٰ دو ماہ کی رخصت پر قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہیں ۔ ان کی جگہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قائمقام ناظر اعلےٰ ہوں گے ۔ اور خانصاحب منشی برکت علی صاحب نظارت المال کا کام سرانجام دیں گے ؀

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مجاہد تحریک جدید چند دنوں سے بعارضہ بخار ایک ماہ سے بیمار ہیں (۲) سید احمد ابن عبد الرحیم صاحب جلد ساز قادیان بیمار ہے (۳) مولوی سلطان علی صاحب کھیوہ باجوہ کی لڑکی عزیزہ بیگم صاحبہ سخت بیمار ہے دعائے صحت کی جائے ؀

پھڈال میں لجنہ اماء اللہ حکیم اللہ دتا صاحب ساکن درگا نوالی امیر جماعت احمدیہ کی مساعی سے یہاں پھر لجنہ اماء اللہ قائم ہو گئی ہے ۔ جس کا دوسرا جلسہ ۲۶ جولائی کو بر مکان چوہدری خدا بخش صاحب زیر صدارت محترمہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم سکینہ بی بی بنت چوہدری علی محمد صاحب نے کی ۔ نظم سردار بیگم بنت مولوی نور الحسن صاحب اور سکینہ بی بی بنت امام الدین نمبردار نے پڑھی ۔ سردار بیگم نے مضمون سنایا ۔ آخر میں سیکرٹری نے حاضرات کو مفید نصائح کیں ۔ اور جلسہ دُعا پر ختم ہوا ۔ جو بہنیں ارد گرد دیہات میں جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائی تھیں ۔ ان کے طعام کا انتظام کیا ہوا تھا ۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل جلسہ ہوئیں ؀ (نامہ نگار)

اعلان نکاح اقبال احمد صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اکوڑہ خٹک کا نکاح ۴ جولائی ۱۹۴۱ء کو مسعودہ اختر بنت ملک محمد مظفر صاحب عباسی سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مولوی غلام رسول صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے پڑھا ۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

خاکسار محمد اسماعیل فوق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ڈیرہ بگھا

اے خدا دین کے کاموں کے لئے میرے دل میں بشاشت پیدا فرما

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ۔

"اگر کوئی شخص دین کے اس کام کے لئے بھی اپنے دل میں بشاشت نہیں پاتا ۔ تو اسے سب سے پہلے یہ کام کرنا چاہیئے ۔ کہ وہ وضو کرے اور نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرے ۔ کہ اے خدا دین کے کاموں کے متعلق میرے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوئی ۔ اور نہ دین کا بوجھ اٹھانے کی مجھے توفیق ملتی ہے تو اپنے فضل سے میرے دل میں دین کے کاموں کے لئے رغبت پیدا کر ۔ اور مجھے ان بوجھوں کے اٹھانے کی توفیق عطا فرما ۔ تاکہ قیامت کے دن تو خود میرے تمام بوجھ اٹھا لے۔"

تحریک جدید میں قربانیاں کرنے والے وہ مجاہد جن کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوئی ۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں ۔ جو احباب ابھی تک ادا نہیں کر سکے وہ کوشش کریں کہ ان کے وعدے کی رقم ۳۱ اگست تک مرکز میں پہونچ جائے ؀ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالےٰ بیزار ہے ۔

"اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا ۔ مجھے فلاں عہدہ مل جائے گا ۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے ۔ کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی ۔ طرح طرح کے آفات بلائیں ۔ بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں ۔ مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے ۔ موت ہر ایک واسطے کھڑی ہے ۔ اگر بادشاہ ہو جائے گا تو کیا موت سے بچ جاویگا ۔ غریبی میں بھی مرنا ہے ۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے ۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے ۔ خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے ۔ کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے ۔ وہ اسے خائب و خاسر کرے ۔ اور ذلت کی موت دیوے ۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا ۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے ۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی ۔ کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا ۔ اور پھر وہ نامراد رہا ۔ خدا تعالےٰ بندے سے یہ چاہتا ہے ۔ کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے ۔ اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جائے ۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے ۔ جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے ۔ من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں ۔ بلکہ عزت ۔ علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے ۔ اس میں داخل ہیں ۔ خدا تعالےٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے ۔ وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا ۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ۔ ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے ۔ وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا ۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے ۔ معمولی کام کرتے مگر خدا تعالےٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ساقی مےخانہ توحید سے

سلامت رہے تیرا مےخانہ ساقی ۔۔۔ ہمیں بھی ملے ایک پیمانہ ساقی
سراجاً منیرا تری شان میں آیا ۔۔۔ قلوب اہل عالم کے پروانہ ساقی
یہ ہی عقل و دانش سے دُنیا کی کیا ہوں ۔۔۔ بنا لے مجھے اپنا دیوانہ ساقی
تری چشم مستاں کا جادو ہے ایسا ۔۔۔ جسے دیکھو ہے تیرا مستانہ ساقی
پلٹ دی تھی دم بھر میں عالم کی کایا ۔۔۔ نہ بھولے گی دُنیا یہ افسانہ ساقی
جو مٹی کے مادھو تھے طائر بنے ہیں ۔۔۔ یہ ہے مانتا اپنا بیگانہ ساقی
پریشاں ہیں گیسوئے اسلام ۔ کیا غم ۔۔۔ سنوارے گا انکو ترا شانہ ساقی
وطن چھوڑ گھر بار چھوٹے جہاں پر ۔۔۔ ترا آستانہ ہے کاشانہ ساقی
ترا نام پہونچا دیا کونے کونے ۔۔۔ یہ ہمت ہے یہ شیوہ مردانہ ساقی
نکل آئے آنسو وفورِ الم سے ۔۔۔ جو یاد آیا خُلق کریمانہ ساقی
فدا سے جو توفیق ۔ ہر ہر قدم پر ۔۔۔ بجا لاؤں شکرانہ دوگانہ ساقی
ترا چشمۂ فیض جاری ہے ہر سو ۔۔۔ کیا تو نے آباد ۔ ویرانہ ساقی
اسی میں ثقاہت اسی میں ہے تقویٰ ۔۔۔ نظر آئے مسلک جو رندانہ ساقی
یہ مانی ہوئی بات ہے عقل و فہم سے ۔۔۔ کہ دیوانہ تیرا ہے فرزانہ ساقی
فقیران عالم ہیں احمد کے پیرو ۔۔۔ مزاج ان کا لیکن ہے شاہانہ ساقی
دعا ہے یہ اکمل کی دن رات دل سے ۔۔۔ ابد تک رہے تیرا مےخانہ ساقی

اکمل عفا اللہ عنہ

فضیلت اسلام

جنگ کا نصب العین اور ہندو دھرم

گزشتہ بعض پرچوں میں اختصار کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام نے گو جنگ کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ مگر کسی دُنیوی غرض یا حرص و آز کی متابعت میں نہیں بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر جنگ کو جائز رکھا ہے۔ دُنیا کی کسی بڑی سے بڑی چیز کے لئے بھی اس کی اجازت نہیں دی۔ اس تعلیم کا مقابلہ جب دیگر ادیان کے ساتھ کیا جائے۔ تو اس پہلو میں بھی اسلام کی فضیلت ایسی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ کہ کسی منصف مزاج کو اس سے انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

اس ضمن میں سب سے پہلے ہندو مذہب کو لیتے ہیں جسے ہندوستان میں اہمیت حاصل ہے۔ ویدوں سے یہ بات واضح ہے۔ کہ ان میں جنگ کا کوئی بلند اخلاقی مقصد بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ دولت اور خزانوں کی تلاش گائے بیل۔ گھوڑے۔ اور دیگر مویشیوں کی افراط زرخیز زمینوں اور شاندار مکانوں پر قبضہ۔ سامان خوراک اور ذخائر کا حصول اور دیگر اقوام پر اپنا دبدبہ اور شوکت قائم رکھنے کی خواہش نیز اپنی شجاعت اور بہادری کے کمالات کا مظاہرہ وغیرہ چیزیں ہی جنگ کا مقصد معلوم ہوتی ہیں۔ ویدوں میں کثرت سے یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ ان کی تفاصیل میں جانے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے صرف حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

اتھروید (۱ - ۷ - ۷) (۶ - ۳۲ - ۳)
(۶ - ۶۶ - ۳) - (۷ - ۹ - ۲)
(۶ - ۷۷ - ۳)
سام وید (۳ - ۱ - ۵ نیز ۲ - ۶)
(۴ - ۱ - ۱۴ - ۵ - ۶)
(۴ - ۲ - ۴ - ۱۱)
اسی طرح رگوید (۱ - ۸ - ۱ - ۲)
(۱ - ۲۹ - ۷) - (۱ - ۱۷ - ۶ - ۷)

وغیرہ میں یہ باتیں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ ہندو دھرم کے مذہبی قوانین کا مسلمہ اور بہترین مجموعہ منو کا دھرم شاستر ہے۔ اور قریباً چودہ سو سال سے اس کے احکام کو ہندوؤں میں درجۂ قبولیت حاصل ہے۔ اس مجموعہ کے انگریزی میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔ پہلا ترجمہ سر ولیم جونز نے ۱۷۹۴ء میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ سے شائع کیا۔ دوسرا ڈاکٹر برنل نے ۱۸۹۴ء میں۔ سر ولیم جونز کا ترجمہ گورنمنٹ کے حکم سے ہوا تھا۔ اور آج تک معتبر سمجھا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتب میں بھی عام طور پر یہی خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ منو نے جو کچھ کہا صحیح ہے۔ اور اس کے خلاف کو رد کر دیا جاتا ہے۔ پس منوجی جنگ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"روئے زمین کے جو حکمران ایک دوسرے کو نیچا دکھانے (یا قتل کرنے) کی خواہش سے اپنی تمام قوت کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اور کبھی مونہہ نہیں موڑتے۔ وہ مرنے کے بعد سیدھے بہشت کی طرف جاتے ہیں"۔ (۷: ۸۹)

"جس راجہ کی فوجیں ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اس سے تمام دُنیا خوف زدہ و مرعوب رہتی ہے۔ پس ایسے راجہ کو اپنی مستعد فوج کے ساتھ تمام مخلوقات کو اپنا تابع فرمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے"۔ (۷: ۱۰۳)

"اس طرح فتح کی تیاری کرنے کے بعد اپنے تمام مخالفین کو یا تو صلح و رضا کے ساتھ اپنا تابع فرمان بنانا چاہیئے۔ یا (اگر وہ بخوشی اطاعت قبول نہ کریں۔ تو) دوسرے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ یعنی رشوت۔ توڑ جوڑ۔ اور جنگی طاقت"۔ (۷ - ۱۰۷)

"کامیابی کے ان چاروں ذرائع میں سے عقلمند لوگ سلطنت کی توسیع کے لئے صلح و رضا اور جنگی طاقت کو زیادہ پسند کرتے ہیں"۔ (۷: ۱۰۹)

"اس طرح جب راجہ دھرم کے مقرر کئے ہوئے تمام فرائض ادا کر لے۔ تو اس کو ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو ابھی تک اس کے قبضہ میں نہ آئے ہوں۔ اور اپنے مقبوضہ ممالک کی خوب حفاظت کرنی چاہیئے"۔ (۹: ۲۵۱)

"راجہ کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ ممالک فتح کرے۔ اور جنگ سے کبھی نہ ٹلے"۔ (۱۰ - ۱۱۹)

یہ ہے اس تعلیم کا خلاصہ۔ جو ہندو دھرم نے جنگ کے متعلق دی۔ اور یہ ہے وہ نصب العین جو اس مذہب نے جسے آج اسلام کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور جسے دُنیا کے مصائب اور مشکلات کا واحد علاج بتایا جاتا ہے۔ جنگ کا بیان کیا ہے گویا یہ مذہب اپنے پیروؤں کو ابنائے جنس پر دست درازی کی تعلیم دیتا ہے نیز ان کو لوٹنے اور تباہ و برباد کرنے کی کھلی چھٹی عطا کرتا ہے۔

اس کے بالمقابل بعض دوسرے مذاہب ہیں۔ مثلاً عیسائیت۔ اور بودھ مت وغیرہ۔ انہوں نے ایک دوسری راہ اختیار کی ہے۔ یعنی بالکل جنگ کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اہنسا کی تعلیم دی ہے۔ گویا انسانی فطرت کو ایک بالکل دوسرے اور انتہائی نقطہ کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے۔ ان کی تعلیم کا ناقابل عمل اور انسانی فطرت کے خلاف ہونا اسی سے ظاہر ہے۔ کہ خود ان کے ماننے والوں نے اسے خیر باد کر رکھا ہے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ جنگ کی کلی ممانعت کی تعلیم فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ چنانچہ یورپ کی عیسائی حکومتیں اور جاپان کی بُدھ حکومت آج کل جس قدر خونریزی کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ وہ کون نہیں جانتا

اس سے زیادہ اہنسا کے عقیدہ پر ضرب اور کیا لگائی جا سکتی ہے۔ اگر ہندو دھرم نے افراط کی راہ اختیار کی تھی۔ تو بودھ مت اور مسیحیت نے تفریط کے پہلو کو لے لیا۔ لیکن ان دونوں یعنی افراط و تفریط کے درمیان اسلام نے توسط و اعتدال کی ایک راہ پیش کی ہے۔ وہ انسانی فطرت انسانی ضروریات کے صحیح اقتضاء اور سب سے زیادہ انسانیت کی اصلاح کے لئے جنگ کو جائز رکھتا ہے۔ لیکن ملک و مال۔ جاہ و اقتدار اور نفسانی خواہشات اور اغراض کو پورا کرنے کے لئے جنگ کرنے کو فتنہ و فساد قرار دے کر اسے خطرناک گناہ اور بدترین معصیت سے تعبیر کرتا ہے اسلام صرف جنگ کو اسی صورت میں جائز رکھتا ہے جب وہ صحیح معنوں میں جہاد فی سبیل اللہ کہلا سکے۔ اور پھر اُسے ایک اعلےٰ درجہ کی عبادت کا مرتبہ عطا کرتے ہوئے ہر اس مسلمان پر جو اس کا اہل ہو۔ فرض قرار دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایسے قواعد و ضوابط۔ اور ایسی حدود معین کر دیتا ہے۔ کہ اس مقصد کی تکمیل کے ساتھ خود بخود ہی جنگ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایسی ہدایات دیتا ہے۔ کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو دُنیا میں عالمگیر امن و امان کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہی وہ صحیح تعلیم ہے۔ جو انسانیت کی محافظ کہلا سکتی ہے۔ اور وحشت و بربریت کو ختم کر کے دُنیا کو ایک بہشت۔ اور جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ دُنیا کی بے چینی اور بدامنی کا علاج نہ تو محض طاقت کے مظاہرہ سے ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہاتھ باندھ کر ظالموں کے آگے کھڑے ہو جانے سے۔ مگر آج تک انہی دو لائنوں پر مختلف تجربات کئے جا چکے ہیں۔ اور ان کی ناکامی اظہر من الشمس ہے۔ اب وقت آ رہا ہے۔ کہ دُنیا سب طرف سے مایوس ہو کر اسلامی نظریات کی طرف متوجہ ہو۔ اور مستقل امن و امان قائم کرنے کے لئے ان کا تجربہ کرے۔ اور یہی وقت حقیقی کامیابی کا ہو گا۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل

(۱)

دلیل اول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اصولی طور پر نبوت کا مسئلہ پیش کرنے کے بعد حضور کی نبوت پر چند واضح دلائل حضور کی تحریرات سے پیش کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول وہ الہامات ہیں جنمیں خدا تعالیٰ نے حضور کو نبی پکارا اور نبوت کا منصب عطا فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (۱) "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا" (۲) "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷)

ان الہامات کو حضور نے ایک غلطی کے ازالہ صفحہ ۲ پر اپنے اوپر چپاں کیا ہے۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں۔ "حق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ" پھر فرمایا "اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور براہین احمدیہ جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں چنانچہ وہ مکالمات جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلول میں دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴۔ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔ اور پھر رسول بھی"

ان حوالوں کے علاوہ پھر حضور کے الہامات میں (۱) ایک وقت زمین پکارے گی" یا نبی اللہ کنت لا اعرفک "اے اللہ کے نبی میں تجھے پہچانتی نہ تھی۔ (۲) وقالوا لست مرسلاً قل کفیٰ باللہ شهیداً بینی و بینکم (ترجمہ) اور کہتے ہیں تو رسول نہیں۔ کہدے میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالےٰ کی گواہی کافی ہے (۳) سیقول العدو لست مرسلا سناخذه من مارن او خرطوم وانا من الظالمین منتقمون۔ عنقریب دشمن کہیگا کہ تو رسول نہیں۔ جلدی ہم اسے ناک یا تھوتھنی سے پکڑیں گے۔ اور میں ظالموں سے بدلہ لینے والا ہوں۔ (۴) قل انی نذیر مبین کہدے میں کھلے طور پر نذیر یعنی ڈرانے والا ہوں (۵) یا ایها الرسول اطعموا الجائع والمعتر اے رسول بھوکے اور حاجتمندوں کو کھانا کھلاؤ۔ (۶) یا احمد جعلت مرسلاً اے احمد تجھے رسول بنایا گیا ہے (۷) قل یا ایها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہدے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالےٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں (۸)

مقام او مبین از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو۔ اس کے عہد میں ہونا رسولوں کے لئے باعث فخر ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵-۹۶ پر اپنا ایک الہام درج فرماتے ہیں" یلقی الروح علیٰ من یشاء من عباده۔ کل برکة من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتبارك من علم وتعلم خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا" اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود یہ فرمایا ہے "جس پر اپنے بندوں میں سے چاہے روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی۔ اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی"۔ اس عبارت سے صاف ثابت ہے۔ کہ حضور ان الہامات کا مفہوم یہ سمجھتے تھے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے منصب نبوت ملتا ہے۔

چنانچہ دوسری جگہ فرمایا آپ کے فیض نے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔ پھر "خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا" اس کے متعلق فرماتے ہیں" خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مہر نے جس میں بشدت قوت فیضان ہے بڑا کام کیا۔ یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں (۱) خدا کی ضرورت محسوس کرنا (۲) آنحضرت کی مہر نبوت کا فیضان۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالےٰ نے وقت کی ضرورت محسوس کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کے فیضان کے ذریعہ حضور کو منصب نبوت عطا کر دیا۔

نمونہ کے طور پر چند الہامات پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے مطابق آپکو نبی رسول اور مرسل تو صدہا دفعہ خدا تعالےٰ نے کہا۔ مگر محدث ایک ہی دفعہ کہا ہے۔ اب اگر آپ کا اصل درجہ محدث ہوتا اور نبی کا لفظ متشابہ الفاظ میں سے ہوتا تو ضرور تھا کہ محکم لفظ یعنی محدث آپ کے الہامات میں بکثرت ہوتا۔ اور نبی کا لفظ شاذ کی طرح استعمال ہوتا۔ مگر حقیقت اور امر واقعہ اس کے برعکس ہے۔ حضور محکمات اور متشابہات کے متعلق حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲ پر فرماتے ہیں" متشابہات کی یہ علامت ہے کہ ان کے ایسے معنی ماننے سے جو مخالف محکمات کے ہیں فساد لازم آتا ہے۔ اور نیز دوسری آیات سے جو کثرت کے ساتھ ہیں مخالفت پڑتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے کلام میں تناقص ممکن نہیں اس لئے جو قلیل ہے بہر حال کثیر کے تابع کرنا پڑتا ہے" کس قدر ظلم ہے کہ محدث کا لفظ جو آپکی نسبت قلیل بلکہ اقل مرتبہ یعنی ایک ہی بار آیا ہے۔ اس کو تو محکم قرار دیا جائے۔ اور نبی رسول اور مرسل جو صدہا دفعہ آپ کے متعلق استعمال ہوئے ان کو متشابہ قرار دیا جائے الٹی گنگا بہنے کا محاورہ شائد اسی طرز عمل کے لئے ہے

پھر یہ بھی تو سوچا جائے کہ جس درجہ کے بیان کا ایمانیات سے تعلق ہو اس میں اشتباہ کو اس قدر تقویت دی گئی ہے۔ کیا یہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے بعید بات نہیں۔ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں چار پانچ جگہ مظہریت کے اظہار کے لئے ایسے ارشادات فرمائے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو الوہیت سے متصف کرنے کی گنجائش نکالنے کی جرأت ہو سکتی تھی جیسے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ۔ مگر کثرت سے اسی قرآن مجید میں حضور کو بشر اور عبد فرما کر ان متشابہات پر محکمات کو حاوی کر دیا۔ پھر خدا تعالےٰ کی سنت ایک دم پلٹا کھا گئی۔ کہ مخلوق الٰہی کی ہدایت کے سامان کو گمراہی کا سبب بنا دیا معاذ اللہ ہر نبی کی نبوت کا اعلان خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ محض آثار کے ذریعہ کسی کو نبی کہنے کا بندوں کو حق نہیں پہونچتا۔ کیونکہ بندے غلطی کر سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ غلطیوں سے پاک ہے۔ جب یہی ایک ذریعہ کسی نبی کی نبوت کو پہچاننے کا ہو سکتا ہے تو لازم آتا ہے کہ خدا تعالےٰ جسے نبی اور رسول کہدے۔ اس کے متعلق اس بحث کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ وہ نبی نہیں۔ دیکھئے گزشتہ تمام انبیاء کے زمانہ کو ہم نے نہیں پایا۔ خدا نے ان کے متعلق نبی کا لفظ استعمال فرمایا۔ ہم نے انہیں نبی یقین کر لیا۔ اب خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بکثرت نبی رسول اور مرسل کہہ رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں آمنا وصدقنا اور یہی مومن کو سزاوار ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے عطا کردہ خطاب کو تسلیم کرے۔ اور یہ جو ایک بار محدث آپ کے متعلق کہا۔ اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسطرح ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ آپ بھی ہیں الہامات میں نبی رسول اور مرسل کے الفاظ کی ایسی عظیم الشان کثرت ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ سنت اللہ کے موافق ہم آپ کو نبی اور رسول تسلیم کریں۔ اور اسی پر یقین اور ایمان رکھیں۔ حضور خود بھی فرماتے ہیں۔ "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں کر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ جب تک کہ اس دنیا سے گزر جاؤں"۔ پھر فرمایا "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (خط اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

دوسری دلیل

رسالہ ایک غلطی کے ازالہ کی ابتدا میں فرماتے ہیں۔ "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اسکا جواب محض انکار سے دیا گیا۔ حالانکہ یہ جواب صحیح نہیں ہے"۔ اس حوالہ کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپکے دعویٰ نبوت و رسالت کا انکار اس رنگ میں صحیح نہیں

کہ محض انکار ہو۔ بلکہ نبوت کی تشریح کرتے ہوئے مناسب جواب دینا چاہیئے۔ چنانچہ پڑھنے والا اس سے آگے حضور کی عبارت سے سمجھ جاتا ہے۔ کہ جواب یہ محض نفی اس لئے غلط ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضور کو فی الواقعہ نبی پکارا ہے۔ ایک دفعہ نہیں صدہا دفعہ۔ اس کے بعد اس تمام رسالہ میں حضور اپنی نبوت کے اثبات پر زور دیتے ہیں۔ اور اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ یہ نبوت متابعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو حاصل ہوئی۔ ہاں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے شریعت مکمل کر دی ہے اس رسالہ میں بھی دعوئے نبوت فرمایا۔ اور بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں بھی فرمایا "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔ پس دعویٰ موجود ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ جب تک آپ میں نبوت متحقق نہ ہو آپ دعویٰ نہیں کر سکتے تھے پس آپ کے دعوئے نبوت کی موجودگی میں آپ کی نبوت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بالخصوص جبکہ خدا تعالےٰ اسلام اور تمام انبیاء کی اصطلاح کے لحاظ سے آپ پر تعریف نبوت صادق آتی ہے۔

تیسری دلیل

فرمایا "سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے نہیں آتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو تلاش تو کرو شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

پھر فرمایا "لوگ اپنی کثرت گناہ اور بدکاریوں کی وجہ سے اس لائق ہو چکے تھے کہ دنیا پر عذاب نازل کیا جائے۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ مبعوث ہو گیا۔ اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت دی گئی۔ تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف مجدد یا محدث قرار دینے والے ان عبارتوں میں نبی کی جگہ مجدد یا محدث کا لفظ رکھ کر دیکھیں۔ آپ کے لئے جو لفظ نبی استعمال ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہرگز محدث مجدد کے لفظ استعمال نہیں ہو سکتے۔ صرف استعمال ہو سکتا ہے تو لفظ رسول کا۔ اور وہ بھی نبی کے معنوں میں۔ ورنہ کبھی آپ نے یہ بھی سنا ہے۔ اور کیا کوئی مومن اس خلاف قرآن بات کو کبھی مان سکتا ہے کہ مثلاً "سخت عذاب بغیر محدث قائم ہونے کے نہیں آتا" یا "سخت عذاب بغیر مجدد کے قائم ہونے کے نہیں آتا"۔

ایک اور نشان ملاحظہ کیجئے حضور فرماتے ہیں "خدا نے چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی نہ چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے"۔

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۰ و ۱۱)

صاف ظاہر ہے کہ قادیان کی حفاظت اس لئے ہے کہ خدا کا رسول یہاں مبعوث ہوا۔ پس یہ اس رسول کی رسالت کا نشان ہے کہ اس کے تخت گاہ کو خدا نے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا۔ سوچنے کا مقام ہے کہ وہ نشانات جو انبیاء اور رسولوں سے خاص ہیں وہ آپ کے اعلان کے مطابق آپ کی تائیدیں ظاہر ہوئے۔ اس لئے حضور نبی اور رسول ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت نے اس کے قول کی تائید کر دی جس میں اس نے اپنے مامور کو نبی کہا ہے اور بار بار نبی کہا ہے۔

یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان نشانات کی وجہ سے ایک معمولی رسول اور نبی ہیں۔ بلکہ آپ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان موعود نبی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

کس قدر ظلم ہے کہ خدا تعالےٰ تو اتنے نشان آپ کی صداقت کے لئے ظاہر کرے کہ جن سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو جائے۔ مگر بعض لوگوں کے خیال میں ان نشانات کے ہوتے ہوئے آپ کی اپنی نبوت ثابت نہ ہو سکے۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے "میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اسقدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اسقدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶)

مندرجہ بالا دلیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف یہ کہ لازمی طور پر نبی ثابت ہوتے ہیں بلکہ ایک بلند پایہ نبی قرار پاتے ہیں

چوتھی دلیل

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر فرماتے ہیں "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ اس کثیر نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقعہ ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا"۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوسرے اولیاء اللہ اور محدثین سے بالا ایسے مرتبہ پر فائق ہیں۔ جسے نبوت کہتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ لیس بینی وبینہ نبی یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں حسب وعدہ خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ کو ہی نبی قرار دیا۔ حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مطابق مشابہت کے طور پر دوسرے اولیاء امت نے بھی مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل کیا۔ مگر وہ اس کثرت سے یہ نعمت نہ پا سکے جو ان کو مسیح موعود کی طرح نبیوں کے درجہ تک پہنچا دیتی۔ اور وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت بالکل واضح طور پر ثابت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انبیاء بنی اسرائیل سے دوسرے اولیاء کی طرح محض مشابہت نہیں بلکہ حضور نبی ہیں۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں "کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہو گا کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی وہی مسیح موعود کہلائے گا"۔

پانچویں دلیل

امتی نبی کی تشریح میں فرمایا "اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے۔ کہ تم تو عیسٰے بن مریم کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسٰے کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

یہاں آپ نے اپنے نبی ہونے کا نہ کہ صرف نام کا نبی کہلانے کا سبب بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ عیسائیوں پر حجت قائم ہو غور کا مقام ہے۔ کہ نام کا نبی یا محدث اور مجدد کہلانے سے یہ اتمام حجت کس طرح متحقق ہو سکتی ہے۔ پھر فرمایا "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو"۔ (نزول المسیح صفحہ ۳) شان نبوت کا پایا جانا بتاتا ہے کہ آپ کو فی الواقع نبوت حاصل تھی۔ حضور کے ان بیانات کا ماحصل یہی ہے کہ حضور اپنے نبی اور امتی ہونے کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ موسوی سلسلہ پر محمدی سلسلہ کو

۳/ فضیلت حاصل ہے۔ اگر حضور نبی نہ ہوتے اور محض نام ہوتا تو فضیلت کیسی۔ کیا کسی نام کے نبی کو بھی ایک مسلمہ نبی پر مطلق فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ کا اپنی نبوت کی حکمت بیان کرنا اس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

تحریک جدید کے ایک بقایادار کی اپیل منظور ہو گئی!

تحریک جدید کے ایک مخلص بقایادار دوست اپنے بقایہ کے متعلق اپنے رحم دل آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور یہ اپیل کرتے ہیں۔ حضور! جس دن سے بندہ نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس وقت قریباً بیکار رہا۔ اس لئے تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکا خاکسار اپنی بے روزگاری کے متعلق کئی ایک عریضے دعا کے لئے پیش حضور کرتا رہا ہے۔ اور دل میں ارادہ تھا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے روزگار دے گا انشاءاللہ تحریک جدید کا چندہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ادا کروں گا۔ حضور نے میری حالت پر رحم فرما کر مہلت عطا فرمائی۔ کہ جب روزگار مل جائے۔ ادا کر دینا۔ حضور کا فرمان میرے پاس جان کی طرح محفوظ ہے۔ حضور کا خطبہ پڑھا۔ خوف ہوا۔ اور نہایت پریشانی پیدا ہوئی کہ اگر میرا نام اس فہرست میں درج ہو گیا۔ تو یہ داغ قیامت تک رہے گا۔ حتیٰ کہ اعمال نامہ میں بھی یہ داغ ظاہر ہو گا۔ حضور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ میں اب تک کیوں ادا نہ کر سکا میرے رحم دل آقا! ناداری نے موقعہ نہیں دیا۔ جس کے دل میں ناداری کے سبب سے ایک حسرت ہو۔ ایک درد ہو۔ وہ کیا کرے میرے جیسے کا نام جس کا یہ حال ہو۔ وہ اپنی عاجزی اور بے کاری کو پیش کر کے اپنے رحم دل آقا کے حضور اپیل کرتا ہے۔ کہ حضور اس فہرست میں میرا نام درج نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ پھر خاکسار حضور کی دعاؤں سے بھی محروم ہو جائے گا۔ یہ محرومی نہایت ہی شاق ہے۔ پس حضور مزید موقع دیں خاکسار اب ایک جگہ کام کرتا ہے۔ جہاں سے ماہوار نہیں۔ بلکہ فصلانہ تنخواہ ملیگی حضور کے روبرو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ فصل پر تنخواہ ملنے پر تحریک جدید کا چندہ ادا کر دوں گا۔ اور غیر معمولی قربانی کر کے چندہ ادا کروں گا۔ پس حضور مہلت عطا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپیل منظور فرماتے ہوئے تحریک جدید کا چندہ فصلانہ پر ادا کرنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی ہے

بقایاداران کو چاہیئے۔ کہ وہ ۳۰ ستمبر تک یا سالم رقم ادا کر لیں یا اگست سے قسط وار دینا شروع کریں۔ یا مزید مہلت حاصل کر لیں۔ اور وقت معین کر کے لکھیں کہ کب تک ادا کریں گے غرض جیسی کسی کو ادا کرنے میں آسانی ہے اس کے مطابق عمل کرے۔ اور دفتر میں اس کا نوٹ کروا دے۔ اور بقایا داروں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رہنا چاہیئے۔

"اگر وہ خوشی سے کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ تو پھر چاہے جان چلی جائے۔ انہیں اپنے عہد کو مرتے دم تک نباہنا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی سستی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے"

پس بقایاداران فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

بعض جماعتیں اس غرض سے رقوم چندہ جمع کر کے چھوڑتی ہیں۔ کہ بعد فراہمی کرکے اکٹھی ارسال کر دی جائے گی۔ مگر اس طریق سے روپیہ بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں میں سخت ہرج واقع ہوتا ہے۔ اس لئے عہدہ داران مقامی کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ سے پہلے ایسی رقوم مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ تاکہ بیس تاریخ تک پہنچ جاویں۔ اور امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کا فرض ہے۔ کہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھے۔ کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہے۔ اور بلا توقف ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا جائے۔

ذیل کی جماعتوں کا جولائی کا چندہ اب تک موصول نہیں ہوا۔

(۱) سمبڑیال	(۱۵) ٹوپی	(۲۹) کان پور	(۴۳) مراد آباد
(۲) گڑھی شاہو	(۱۶) پاڑہ چنار	(۳۰) کرنال	(۴۴) رام پور
(۳) فیض باغ	(۱۷) اوچ	(۳۱) گلگت چیلاس	(۴۵) احمد آباد
(۴) شاہدرہ	(۱۸) کھرڑیکا	(۳۲) نسیم آباد	(۴۶) رائے پور
(۵) پنڈی چیری	(۱۹) شجاع آباد	(۳۳) نواب شاہ	(۴۷) ادٹ کور
(۶) ٹوبہ ٹیک سنگھ	(۲۰) ریالہ خورد	(۳۴) میرپور خاص	(۴۸) بنگلور
(۷) جھنگ	(۲۱) قصور	(۳۵) بٹالہ	(۴۹) کنانور
(۸) چنیوٹ	(۲۲) فرید کوٹ	(۳۶) نصرت آباد	(۵۰) الہ آباد
(۹) صدر شاہپور	(۲۳) فاضلکا	(۳۷) کنری	(۵۱) بنارس
(۱۰) میانوالی	(۲۴) کوٹ کپورا	(۳۸) متھرا	(۵۲) پوری
(۱۱) جام پور	(۲۵) جالندھر چھاؤنی	(۳۹) علی گڑھ	(۵۳) خانپور ملکی
(۱۲) بالاکنڈہ	(۲۶) نکودر	(۴۰) اٹاوہ	(۵۴) مانڈلے
(۱۳) بنوں	(۲۷) ہوشیارپور	(۴۱) انچولی	(۵۵) نگوٹی
(۱۴) دانوں کیمپ	(۲۸) کلانور	(۴۲) منصوری	(۵۶) میمیول

(ناظر بیت المال)

مخلصین سلسلہ سے گذارش

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجوزہ عمارت کی تعمیر کی غرض سے تمام مقتدر احباب جماعت کو عمومی طور پر الفضل کے ذریعہ اس کارِ خیر میں شمولیت کے لئے متعدد بار تحریک کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ جن مخلصین کے پتے دستیاب ہو سکے ان کو جناب صدر محترم کی طرف سے خاص طور پر خطوط ارسال کئے گئے۔ اور جن کی طرف سے بعض وجوہ کی بنا پر ان کے وعدہ کی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ ان کی خدمت میں یاددہانی کے خطوط بھی تحریر کئے گئے۔ اب مزید تاکید کی غرض سے ان احباب کی خدمت میں پھر معروض ہوں کہ وہ جلد اپنے وعدہ کی اطلاع بخشیں۔ اور اگر یکمشت رقم وعدہ ادا فرما سکیں تو ارسال فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

امتحان کتاب "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" میں شامل ہونیوالوں کو اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان کتاب "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" مورخہ ۱۲ اخاء مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار ہوگا۔ امتحان میں شامل ہونے والے احباب یہ کتاب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے براہ راست منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت ۴ ر فی نسخہ ہے۔ اور اس پر ا ر محصولڈاک خرچ ہوتا ہے۔ اکٹھی آٹھ کتابوں کے آرڈر پر ۳ ر فی کتاب کے حساب سے قیمت لی جائیگی اس امتحان کی فیس داخلہ ار فی کس مقرر ہے یہ فیس بہرحال امتحان سے قبل آنی چاہیے بغیر فیس داخلہ موصول ہوئے کوئی نام رجسٹر میں درج نہیں کیا جائیگا۔ امتحان میں شامل ہونے والے احباب مطلع رہیں۔ (دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ)

بعدالت خلیفہ ناصر الدین صاحب صدیقی ایم۔ اے تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم حافظ آباد

حسب اشتہار

محمد بخش ولد اللہ بخش قوم جٹ ساکن جاگو تحصیل حافظ آباد مدعی

بنام

سعی ولد کرم داد ساکن چک ۲۳۷ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور۔ محمد حسین ولد حیات۔ خوشی متعلی پسران غلام حیدر۔ بہادل ولد محمودہ۔ صلابت ولد حسن۔ تاجہ ولد راجہ۔ لالہ ولد احمال خوشی و علی پسران شرفو۔ سجادل ولد دتہ قوم جٹ ساکنان جاگو تحصیل حافظ آباد۔ شاہو غلام حیدر پسران محمودہ۔ زیادہ مرزا متعلی پسران مولو۔ تاجہ ولد قاسم۔ مسماۃ رحموں دختر محکم۔ علی محمد ولد اسماعیل۔ گاماں ولد شرفو۔ جہانہ ولد حاجی۔ مولو ولد راجہ۔ حیدر۔ علی احماں پسران تاجہ۔ اقوام جٹ ساکنان جاگو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ مہندر سنگھ ولد پردمن سنگھ۔ نہال سنگھ ولد روپ سنگھ قوم اروڑہ ساکنان اکال گڑھ تحصیل وزیر آباد لالہ مہر چند۔ رام چند پسران وزیر چند۔ جگن ناتھ رائے بہادر بھگوانداس پسران دریائی لال گوبند سہائی ولد ٹھاکور قوم کھتری ساکنان حافظ آباد۔ مدعا علیہم

دعویٰ درخواست تقسیم اراضی واقعہ جاگو کھیوٹ ۳۰ الف

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں عدالت کو یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم مذکوران عمداً حاضری عدالت و پیروی مقدمہ سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۲۱/۸/۴۶ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی ۱۲/۸ ۴۶

آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۹ اگست - روس کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اسٹونیا کے محاذ پر چھ جرمن مشینی دستوں کا صفایا کر دیا گیا اس محاذ پر پانچ لاکھ جرمن فوج ہلاک یا مجروح ہوئی - اور بے شمار سامان جنگ روسیوں کے ہاتھ آیا - جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ نیکولیف کے محاذ پر روسی فوج کے ۲۵ ڈویژن تباہ کر دیئے گئے ہیں - اور تین سو ستر ٹینک قبضہ میں کر لئے گئے ہیں -

شملہ ۹ اگست ہر مجسٹی ملکہ معظمہ پیر کے روز رات کے ڈیڑھ بجے (انڈین سٹینڈرڈ ٹائم) اہل امریکہ کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کریں گی - یہ پیغام بی - بی - سی سے بھی ریلے ہوگا -

لنڈن ۹ اگست جرمن خفیہ پولیس کے دو سرکردہ افسر استنبول پہنچے ہیں جہاں سے وہ ایران جا رہے ہیں - وہ ترکی کے جرمن سفیر سے بھی ملے - ایران میں جرمنوں کی سرگرمیاں ترکی کے لئے موجب تشویش ہو رہی ہیں -

انقرہ ۹ اگست - جرمنی نے وشی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر جرمنی کی نئی شرائط کے متعلق کوئی قطعی جواب دے - فرانسیسی افریقہ میں لوگ جنرل ڈیگال کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں - اس لئے ایڈمرل ڈارلاں کو وہاں بھیجا جا رہا ہے - فرانس کا آئین تبدیل کیا جا رہا ہے - نیا آئین امریکن طرز کا ہوگا -

لاہور ۹ اگست سردار بہادر اُجل سنگھ پارلیمنٹری سکرٹری پنجاب گورنمنٹ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں - وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں کسی سکھ [illegible] کے خلاف یہ ایک پروٹسٹ ہے -

لکھنؤ ۹ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گندم - جو - چنے وغیرہ کے نرخ ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت معین کر دیئے ہیں - اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ پر بھی اسی ایکٹ کے ماتحت سزا دی جائیگی

ماسکو ۹ اگست روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے - کہ ۲۲ جون سے ۴ اگست تک چودہ جرمن آبدوزیں تباہ کر دی گئی ہیں - یہ تعداد جرمنی کی کل آبدوزوں کا دسواں حصہ ہے -

لنڈن ۹ اگست یوگوسلاویہ میں نازی گورنمنٹ کے خلاف کھلم کھلا بغاوت شروع ہو گئی ہے - کئی مقامات پر جرمن فوجوں اور عوام میں مقابلے ہوئے - پبلک نے کئی پل اڑا دئیے اور اسلحہ خانے لوٹ لئے - نازیوں نے کئی لوگوں کو پکڑ کر تختۂ دار پر لٹکا دیا ہے -

لنڈن ۹ اگست ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ولنگڈن بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں - ان کی حالت روبہ اصلاح بیان کی جاتی ہے - آپ کی عمر اس وقت ۷۵ سال ہے -

کلکتہ ۱۰ اگست برما کے ہندوستانی ڈیلی گیشن کے لیڈر مسٹر طیب جی آج رنگون سے یہاں پہنچے - آپ بمبئی جا رہے ہیں جہاں آپ انڈین چیمبر آف کامرس و انڈسٹریز کی کمیٹی سے ملاقات کریں گے -

لنڈن ۱۰ اگست فرانسیسی افریقہ کے بارہ میں جرمن مطالبات کے متعلق وشی گورنمنٹ اہم فیصلہ کرنے والی ہے کل کیبینٹ کا اجلاس اس لئے ملتوی ہو گیا تھا - کہ ایڈمرل ڈارلاں - مارشل پیٹاں اور جنرل ویگاں کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے تھے - پیرس میں وشی کے نمائندہ نے کہہ دیا ہے - کہ فرانس نے جرمنی کے ساتھ مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اور کسی کو ہمارے معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں - ہم گوارا نہیں کر سکتے کہ جمہوریت کے تحفظ کی آڑ میں امریکہ خواہ مخواہ ہمارے معاملات میں دخل دے -

شملہ ۱۰ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ہندوستان سے جو مشن سامان جنگ خرید کرنے کے لئے امریکہ گیا ہے - وہ اگلے ہفتہ کام شروع کر دے گا - اس کے لئے سٹاف کا انتظام کیا جا رہا ہے

انقرہ ۱۰ اگست مشرقی محاذ پر لڑتے لڑتے روسی فوجیں اب تھک گئی ہیں جرمن صفوں کے پیچھے سب کچھ برباد کر دینے کی پالیسی پر روسی سختی سے عمل کر رہے ہیں - بسر بیا اور بکووینیا کے علاقوں میں انہوں نے فصلیں جلا دیں - ریلوے کی پٹڑیاں اکھاڑ دیں اور ڈبے وغیرہ ساتھ لے گئے -

لنڈن ۱۰ اگست چونکہ بحرالکاہل میں کشیدگی بڑھ رہی ہے - اس لئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم اپنے دورہ کو نامکمل چھوڑ کر آج رات ملبورن واپس آ رہے ہیں کل فیڈرل کیبنٹ کا خاص اجلاس ہوگا جس میں حالات حاضرہ پر غور کیا جائے گا - آپ پہلے ہی وزراء سے یہ کہہ چکے ہیں - کہ وہ تیار رہیں - تا ضرورت ہو تو فوری کارروائی کی جا سکے -

لنڈن ۱۰ اگست سپین کے برطانوی سفیر سر سیموئل ہور آج میڈرڈ سے جبرالٹر پہنچے - جہاں آپ لارڈ گورٹ سے ملیں گے جو جبرالٹر کے گورنر ہیں -

لنڈن ۱۰ اگست روسی اور جرمنی کی جنگ پر آج آٹھواں ہفتہ شروع ہے چار علاقوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کریلیا - سمولنسک - اسٹونیا اور یوکرین اس کے علاوہ جرمن اوڈیسہ کی سڑک پر قبضہ کرنے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں - روس کے سرکاری اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے - کہ دشمن کی فوج کے دس ڈویژنوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے ان میں سے بعض کے چالیس فیصدی سپاہی ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں - روسی بحری بیڑہ کے اخبار "ریڈ فلیٹ" نے لکھا ہے - کہ روسی جنگی جہاز اپنی فوجوں کو مدد دینے کے لئے بحیرہ بالٹک کے کنارے پر سخت حملے کر رہے ہیں - اور انہوں نے گولہ باری کر کے دشمن کے بڑے بڑے اڈے برباد کر دیئے ہیں - جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات پھر ماسکو پر حملہ کی کوشش کی - مگر صرف اکا دکا جہاز شہر پر پہنچ سکے اور بعض گھروں پر بم برسائے - ان میں سے آٹھ کو نیچے گرا لیا گیا - روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی اڈوں پر اس قدر تباہی برپا کی ہے - کہ اب جرمن بہت دور کے ہوائی اڈوں سے کام لینے پر مجبور ہو گئے ہیں - روسی ہوائی جہازوں نے جمعہ کی رات کو برلین پر شدید حملہ کیا - اور فوجی ٹھکانوں کے علاوہ ریلوے لائن پر بھی بم باری کی -

لنڈن ۱۰ اگست ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ مارشل گورنگ اور جنرل ملیخ کا نام اب جرمن ہائی کمانڈ کے اعلانات میں سننے میں نہیں آتا - معلوم ہوتا ہے - کہ گورنگ کو تو برلین کے پاس کہیں نظربند کر دیا گیا ہے - اور جنرل ملیخ کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے - ہٹلر کو اس سے شدید نفرت تھی - کیونکہ وہ یہودی النسل تھا -

لنڈن ۱۰ اگست آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا - کہ بحرالکاہل میں کشیدگی اس وجہ سے بڑھ رہی ہے کہ جاپان بہت جلد آگے بڑھنا چاہتا ہے -

بنگلور ۱۰ اگست آج یہاں ایک تقریر میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سپلائی ممبر نے کہا - کہ یہ سوال ابھی سے حکومت ہند کے زیر غور ہے - کہ جنگ کے بعد جو سامان بچ رہے گا - اس سے کس طرح کام لیا جائے گا - اس کے لئے ایک مستقل دفتر قائم کر دیا گیا ہے - بیوپار منڈل کی اس خواہش کے جواب میں کہ جنگی سامان کی نمائش کے لئے یہاں ایک شو روم کھولا جائے - آپ نے کہا کہ پہلے جو شو روم کھولے گئے ہیں - وہ اگر کامیاب ہو گئے - تو مزید کھولنے پر غور کیا جائیگا

بنکاک ۱۰ اگست کل تھائی لینڈ کی وزارت کا اجلاس ہوا تھا - اس کے بعد کوئی اعلان نہیں کیا گیا - مگر کل سیام ریڈیو نے کہا تھا - کہ اگر سیام کو لڑنا پڑا - تو ضرور لڑیگا ۵ جاپانی افسر ہوائی جہازوں میں ایک سرحدی اڈے پر پہنچے ہیں - جہاں وہ ہوائی جہازوں کی تعمیر [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی